اینجانب

محرم الحرام

حضت یوں تو عرصہ سے ہر سال ہندوستان میں ہمیشہ محرم ہی محرم رہتا تھا مگر اب کے خاص محرم ایسا گھٹا باندھ کے آیا کہ رات تو پیٹ کی کھال پیٹے پیٹ کر گزرتی ہے اور دن تن پیٹ پیٹ کر۔ یہاں تک نوبت پہونچی کہ ہر گھر کا شہدہ فغاں نقارہ نادِ علی کی چوٹ ہو گیا۔ چونکہ محرم کے دنوں میں ہر کس و ناکس منہ بسورنے اور ٹپکا کرنے پر مستعد ہو جاتا ہے اور عورتیں ہاتھ گلے کا [illegible] کر نکلتی ہیں اس خیال سے اب کے محرم میں قحط سالی کے سبب سے بغیر مہندی چھٹاری لگے رنگ پر کھا اٹھا کہ کئی مہینے سے خباثت طبیعت کو پیٹ کے دوزخ کی آگ میں جھونک جھانک پہلے ہی نجست ہو چکے تھے اب مرضا آہ و بکا ہی پر اکتفا کر لیا مرد تو پیٹ ماتموں کے عوض اور عورتیں چھاتیاں ہتھیلوں کے بدلے پیٹنے لگیں اس قحط کے محرم نے ہر امیر و غریب کو ایک دوسرے پر سبقت کرنے پر مجبور کر دیا کیونکہ جوع البقری نے تمام دنیا کے جانوروں پر بقرعید کے دو دن [illegible] کر دی تھی اب کیا رہا تھا جو پیٹ کی بیٹ کے کام آتا اور سیر ہوتے کہ آجکل تو سیری بھی اشیاء [illegible] سیر ہی ہے یہی وجہ ہے کہ امیر تو سبیل اور حلیم۔ کھچڑا پکانے کے بہانہ سے مانگتے پھرتے ہیں اور غریب تعزیہ کے لائسنس کے حیلہ سے گویا تمام ہندوستان سرا پا ماتم بنے بھیک مانگنے کے لئے کشکول ہو گیا۔ ایک ایک [illegible] پڑتا ہے گویا [illegible] کسی مانڑادی پر۔ ہر مجلس میں بڑے چھوٹوں مرد و زن۔ عورتوں کا چہرہ ایسا ہو جاتا ہے کہ اوپر سے ہو جانے کی نوبت آجاتی ہے اور وہ گلا پھاڑ سوز خوانی ہوتی ہے کہ اللہ کی پناہ۔ مرد ڈوہڑے تما اونچے سُروں میں۔ عورتیں تحت اللفظ میں سُر سے کربلا کے الاپتی ہیں۔ اور یہاں تک غضب کرتی ہیں کہ طبیعت تنگ قابو میں نہیں رہتی۔ نوحہ خوان بھی شیپ اور آواز سے شیپ کا مصرعہ پڑھنا بھی بھول جاتے ہیں کیونکہ بھوک کے مارے دم ہی اتنا نہیں رہتا کہ خطیب کا مصرعہ پڑھ کے لوگوں کی داد کی زناٹے دار ہیں سنتے [illegible] ہی کرتے رہتے۔ ان کی آنکھیں ابتدا [illegible] اوپر چڑھتی ہیں انتہا کے [illegible] بیٹھ جاتی ہیں۔ نعرے بھی تو [illegible] سے کر [illegible] الفاظ [illegible] پیٹ خالی ہونے کا ثبوت [illegible] ہوتا ہے اکثر مجلسوں میں [illegible] تقسیم شیرینی وغیرہ [illegible] کی [illegible] میں گھلتے دیکھا ئے ہیں

پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے صبح سے شام تک کسی نے بھی اپنے بھرے بھرے [illegible] سے ہاتھ نہ چھایا۔ اور سوزخوان مرثیے بغل میں [illegible] کھانے کے [illegible] میں کھیاں ہی مارتے رہے۔ اخیر کو جب کچھ نہ بن پڑا تو چار ہاتھ کا لمبا منہ گھر کو ہولئے مگر تھے بڑے ذات شریف جب مجلسوں کا مال ہاتھ نہ لگا تو بازاری کوٹھے والیوں کا جوبن تاکنے لگے اور کان بھرنے کے لئے ان کی تانا ریری سننے کو کان [illegible] کان ہو گئے۔ تنگدل امیروں نے ان مذہبی [illegible] دنوں [illegible] کم خرچی کی [illegible] لیا۔ [illegible] بال بال بچے۔ پیسہ ہاتھ [illegible] سبیل بھی نہ ہو سکا یا اور شرع کی پابندی بھی ہو گئی۔ عزت دار [illegible] کو ان دنوں کی مجالس کا جو مانگ کھانا بھی [illegible] کا مضمون [illegible] ہو سکا۔ کیونکہ امیروں نے شرک و بدعت کہہ کے دل کی طرح ہاتھ بھی تنگ کر لیا اب ان کی وہی مثل ہو رہی ہے کہ اللہ کی راہ پر پڑے ہی دیں مگر دھڑی [illegible] ہائے قحط کے محرم الحرام نے کسی کو پیٹ کی طرف سے بھی آرام نہ دیا۔ جو حلال و حرام کی تمیز کیے تیزی میں بھی تلاش کر لیتا۔ کیونکہ ان دنوں میں بازاری مانڑادی کو [illegible] پچی ہوکے بیٹھا۔ فقیرنی بنی آتی ہیں اور خانگیاں سادگی سے مگر [illegible] سادہ مزاج ان کے شریک غم ہوں تو کیونکر ہو ہاں اگر سبیل سبیلوں سے کسی [illegible] کو دودھ بھی نہیں [illegible] کر پی کر [illegible] کا صفائی [illegible] ہو جاتا [illegible] کی نلوں میں دودھ کی گرمی تو رہتی اور [illegible] کے [illegible] کا [illegible] اور پیٹ کا دھار کر لیتا اور کہتا کہ پروردگار عالم بڑا رزاق ہے ایک در بند کرتا ہے ہزار در کھول دیتا ہے۔ افسوس یہ بھی نہ ہوا اور وہ بھی نہ رہا۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

جناب مرزا محمد عبدالغفار بیگ صاحب ملک فضل الاخبار دہلی [illegible] تمام [illegible] دوسرے معاونین اخبار ہذا سے بغرض استصواب دریافت فرماتے ہیں کہ مہذب اصحاب بوجہ تہذیب شائستگی ظریفانہ مضامین سے دلچسپی نہیں رکھتے اور نیز اہل علم کی طبیعتوں میں مذاق نہیں رہا۔ وہ بھی [illegible] کلام ملانے لگے ہیں بلکہ بعض تو قلم ہی توڑ بیٹھے۔ اگر [illegible] اخبار ہذا کو بند کر دیا جاوے تو بجا تو ہو گا [illegible] ہمارے [illegible] بہت جلد اپنی [illegible] سے مطلع فرمائیں تاکہ جو کرنا ہو کیا جاوے۔

فریح دہلوی ایڈیٹر

یاران ہم قالب

ہاں خیر سے آ گیا نیا سال ۔ اک ساقی نامہ بیاں تو لکھ ڈال

ساقی نامہ سال نو

اے میرے یار غار ساقی اے میرے غمگسار ساقی
اے بادہ کشوں کی جان ساقی اے میرے مہربان ساقی
اے دلبر و دلنواز ساقی اے صاحب امتیاز ساقی
اے راحت قلب بادہ خواران اے مرہم ریش دلفگاران
اے میرے میزبان ساقی اے میرے مہربان ساقی
صد شکر کہ آیا یہ نیا سال سن ساٹھ میں جو کہ دیکھا احوال
سب من و عن سناؤں تجھ کو آ پاس مرے بتاؤں تجھ کو
سن ساٹھ کے سن رہے ابھی تھے طاعون نے خوب پھاگ کھیلے
پھر قحط بھی آ گیا لگے ہاتھ مفقود ہوئی جہاں سے برسات
امساک بادلوں نے کھایا ڈیرہ امراض نے جمایا
مرنے لگے غریب بھوکے ٹکڑے نہ ملے نصیب جن کے
دنیا سے کوچ کر گئے حیف سردی سے ہزاروں مر گئے حیف
طاعون نے چٹ کئے ہزاروں ہیضے نے پٹ کئے ہزاروں
سن ۶۱ کی اب سناؤں حالت ہر سمت یہ مچ رہی ہے نوبت
انکار سے کچھ نہیں بنے گا ٹیکا طاعون کا لگے گا
کوئی نہ کرے کچھ اشتباہی ہوتی ہے یہ ہر جگہ کمیٹی
ذکر کریں نہ اس میں حجت آ جائیگی ورنہ ان کی شامت
پہلے لگ جائیں افسروں کے پھر عملہ کے ملازموں کے
افسر بھی دیکھ نوکروں کو لگوائے ٹیکا بس خوشی سے
ٹیکا لگوانا ہے یہ لازم سب کو سمجھانا ہے یہ لازم
صحت کے حفظ کو جو لازم طاعون کا ٹیکا ہے مقدم
کچھ جبر نہیں ہے جس کا جی چاہے ٹیکہ لگوائے یا نہ لگوائے
ہے یہی خامہ سے سراسر نقصان نہیں ہے اس کا تل بھر
سرکار کی ہے یہ مہربانی ہم سب نے بے شبہ یہ مانی
ہم سب کی راحتیں ہیں منظور طاعون سے ہو ... کافور
ٹیکا لگوانے سے ... انکار نہیں کسی کے ...
ٹیکا لگوا کے دیں دعائیں سرکار کی ہو رہی بلائیں
اپنی بھی یہی دعا ہے ہر آن سب ہو رہیں ہمیشہ فرحان
سن آٹھ ہو سعید سب کو ہر زمان ہراس کا عید سب کو
ہر دل کو راحتیں ہوں حاصل ہر دل کو لذتیں ہوں حاصل
دل کو ہو حصول شادمانی بڈھوں پہ آئے پھر جوانی
بارش ہو وقت پر ہمیشہ شاداں ہوں اپنے اہل پیشہ
بنیا پہ آئے پھر جوانی جتیار ہے عشق میں جوانی
جنتی کو اپنی آپ مختار مفتی کو بھی وہ کرے ...
گنگا کا حسن ہو دوبالا آباد ہو ڈیرہ ... والا
متھرا سے نہ جائے رام ... جوبن کو دکھائے شام ...
رادھا میں رہے یہی نزاکت اختر پہ نہ آئے کوئی آفت
جمنوں ذمیان نہ ... یہ فتنے خواب سے نہ جاگیں
شہزادی سے ... سمجھو کہ ابھی نہ توبہ
جنجی کا ... رہے راز عہدہ سے بگڑ نہ جائے ...
لے ابو حسن دیکھ ... ساقی دے پیک ایک ...
پھر اوک سے خوب ہی پلانے آدھا ... سے مرے لگائے
وسکی ہی کا ایک جام بھر دے بس آج تو دکھا دے پیر کر دے
ساقی ہو تیرا بول بالا مجھ سے بھی دکھا دے ایک پیالہ
پیاسا ہوں ساقی سال بھر کا جلدی سے ...
ساقی نے یہ باتیں سن کر رکھے جام و صراحی لا کر
پھر کیا تھا خوب پی پلا کر ساقی کو چلے دعا سنا کر
ساقی کی ہو جاودانی ترقی رندوں میں ہو جاودانی ترقی
آباد رہیں فریح و غفار قائم رہے یہ افضل اخبار
ہیں نامہ نگار جو سخنور اللہ خوشی انہیں عطا کر
اخبار کے شاد ہوں مشاہر
رخصت ہو بیان دعائیں کر

راقم احمد حسین بیاں از کوسی کلاں

قطعہ

سناؤں میں تجھ کو نظم - تجھ کو یاد ہے [illegible] | نیا سال آج آیا ہے ساقیا - وہی میری صبا آیا ہے
[illegible] نظم کو پڑھ کے دنیا [illegible] | [illegible] - [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

نئے سال کی نئی نظم

بہار آئی ہے ساقی رنگ گلشن آج خوش تر ہے | خوشی ہے سال نو کی خوش ایک منظر ہے
اشگوں سے کھلا جاتا ہے جو غنچہ گلشن میں | صبا کی چھیڑ سے جو گل وہ جامے سے باہر ہے
دھلا ہے صبا سے اب شجر ہے جو سنا اسکا | نکھر کر آج کتنا صاف رخسار گل تر ہے
صبا کی شوخی کی [illegible] | [illegible] خلاف ہے
ہوا سا چلتی ہیں گھٹائیں خود بھی اٹھتی ہیں | نظر جس سمت [illegible] خوش منظر ہے
کہیں ہیں فاختہ کو کو [illegible] گلشن میں | کسی جانب [illegible] بلبلے لب ہے
[illegible] اطراف کر رہے ہیں شاخ گل پہ [illegible] | کہیں پر طوطیوں کا آج شغل نغمہ تر ہے
[illegible] | گھٹا ہی کالی کالی دیکھو چھائی آسمان پر ہے
[illegible] | کہ ساقی ایک ساعت کی بھی دیر اچھی نہیں ہے

[illegible] ساقی نے | وہ خوشبو ہے کہ [illegible] معطر ہے
[illegible] ساقی نے | کہ ہر [illegible] کے آگے [illegible] ہے
[illegible] | جو رنگ بادہ [illegible] ہے
بھلا کیا سرزمین کی [illegible] ہو | دماغ میں [illegible] آج ساقی آسمان پر ہے

سنا ہے کہ لکھوں کی [illegible] | ذبیح دہلوی سا [illegible] ہے
[illegible] | خدا کے فضل سے ہر ایک [illegible] اہل جوہر ہے
[illegible] | جہاں میں جسکے شور بلبل [illegible] ہے
[illegible] | [illegible] دفتر ہے
[illegible] | جہاں شہرت [illegible] حیرت [illegible] ہے
[illegible] | کہ ہر ایک [illegible] ہے
[illegible] | لکھوں [illegible] باہر ہے
[illegible] | خدا رکھے انہیں [illegible] ہے

سبب حامل ہیں افضل الاخبار دنیا میں | کہ ہندوستاں میں کوئی نہیں [illegible] ہے
یہ اک ہی نخل [illegible] ہے دنیا میں | یہ باغ [illegible] علم اور فن کا گل تر ہے
یہ وہ باغ [illegible] مشکل ہے خزاں کا دخل | یہ وہ گلشن ہے جس سے دور کوسوں [illegible] ہے
نسیم تازہ دم ہر وقت چلتی اس میں ہے | یہ وہ گلشن ہے جس سے دور کوسوں [illegible] ہے
[illegible] | [illegible] ایک عالم [illegible] ہے
جو دیکھو لطف کو ہے گوہر شہوار ہر لفظ | کلام نظم کو دیکھو - تو ہر ایک شعر [illegible] ہے
[illegible] | تو تم اسکو یقین جانو کہ ہر ایک [illegible] ہے
[illegible] | تو سچ جانو کہ دنیا میں کوئی اس کا [illegible] ہے
خدا رکھے اسے دنیا میں [illegible] | [illegible] ہے
[illegible] | کہ جب تک [illegible] روشن ماہ انور ہے
[illegible] | ترے نزدیک یہ میری دعا اک [illegible] ہے
خریدارو [illegible] | رہے [illegible] اسکا کاتب [illegible] ہے
فصیح دہلوی کا طالع بیدار [illegible] ہو | جو [illegible] پہ تاباں [illegible] ہے

تمنا ہو چکی زور طبیعت کی نمائش - بس !!
کلام طول نا مطبوع طبع اہل جوہر ہے

نوٹ ماشاءاللہ چشم بد دور - [illegible] آپ کے زور طبع اور [illegible] کا معترف ہوں مگر مہربانی کرکے اسیطرح برابر تشریف لایا کیجئے اور [illegible] ایک [illegible] ساقی نامہ کی ہی فرمائش ہے - والسلام اڈیٹر

حمید سلطان

گئی جس جا ہو بارش کی تو کہیو واں کے دہقاں کو
تو اپنی کشت پر لیجا ہماری چشم گریاں کو

صاحبو ہوا کے رخ باران رحمت نازل ہوا اور خوب ہی نزول ہوا [illegible] کی [illegible] - [illegible] کی [illegible] میں [illegible] - کیوں بھئی پہلے سب سے [illegible] - [illegible] سے مفلسی کا [illegible] [illegible] پیٹ کا دھندا [illegible] [illegible] کی [illegible] پیٹ بھر کھا کر [illegible] کا [illegible] [illegible]

کی تندی کی سوجھی۔ جب پیٹ بھرا تب دوسری سوجھی۔ سو بھیا اُن کا تو پیٹ بھرا ہے جب ہی تو دور کی سوجھ رہی ہے کہ بدیشی چھوڑ۔ سودیشی کی رٹ لگا باقی کاٹ کا ٹاٹ کا ٹوٹ۔ باہر کے مال کی ناک کاٹو۔ اور قوم و حضرات اور مہاشہ اخبار والوں کو بھی یہی کام۔ اسی بات کا رونا رہتا چلا آیا۔ گو پیٹ کا ایندھن۔ غلہ کا ٹھکن کبھی کسی وقت بھی اس قحط یا گرانی کے اندیشہ کا سندیسہ نہ سنایا۔ جب کہا گورنمنٹ یا رئیسوں کو ہی تو بیدرد۔ ظالم۔ غافل بنایا یہ ہی شکوہ کیا کہ بھوکوں مار ڈالا۔ قحط گرانی کا باعث اناج گرانی ہیں وہ ہماری بندے ماترم مہندی کی دھرتی کا پھل چنا۔ گیہوں۔ باجرا۔ موٹھ۔ مٹر۔ چتر بیٹر۔ مونگ۔ ارہر۔ جو۔ مسور۔ رائی۔ تل سرسوں آج کل پرسوں ترسوں سے لیجا لیجا کر ہند کے اندر سے ہند کے سمندر پار اتار اتار ڈھیر انبار لگا لنڈن ہو یا یا دھار سد ھار کا سوچ بچار کرکے ہمارا انڈر کس کچومر کا اچار نکال کے قحط کا کال مال کا لکا بالکا بنا رکھا ہے۔ گورنمنٹ غلہ کو روکتی نہیں وہ کیوں روکے۔ گورے پیٹ بھرے ہیں۔ کالی مہا کالی کے کال چڑھ سوکھ ساکھ اپنی ساکھ کھو بے ساکھ ہو رہے ہیں۔ اناج کے بدلے راکھ پھانکتے ہیں۔ ہائے ہائے گورنمنٹ غلہ نکاسی کر رہی ہے اور تو اور ہندی راجہ مہاراجہ۔ نواب۔ ٹھاکر۔ جاگیردار ہندی ہوکر ہمدردی دور۔ ظلم کی پٹی آنکھ پر باندھ گپ چپ کی چپکی کی موں ساد ھے رہتے ہیں۔ رعایا بھوکی مر رہی ہے ہائے رے یہ عذاب کی چپکی کی گھوٹ کی بوٹ باندھے چپ ہیں یہ نہیں کرتے کہ اپنی اپنی ریاست کی ناکہ بندی کریں۔ گورنمنٹ تو اپنی قومی پاسداری کرتی ہے ہندی رئیسوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنا راج بنیوں کو سونپ دیا۔ دیکھو مہارانی بیگم صاحبہ بھوپال اور مہاراجہ بڑودہ و نیپال نے اناج کی بندی کرکے رعیت کو پال لیا۔ قحط کو نکال دیا زندگی اُن کی خوشحال کرکال کے مہاکال کے جنجال سے بچا لیا۔ کسی تیز زبان نے ارج دجال کے اہالیان پر زور و ظلم کی بوچھار کی بھرمار کی۔ کسی نے پیل کی سبیل سے دجالی دلیل پیش کی۔ سرکاران ریاست کو غافل ظلم و جور کا کابل ثبوت دے کر سمجھایا کہ بنیوں کی حکومت توڑو۔ خلائق کی طرف منہ موڑو لاحول ولا قوۃ۔ غرض ایک ہر بونگ مچا رکھا ہے۔ کوئی اصلاح ریاست کا بیڑا اٹھاتا ہے ہر طرف یہ ہی شور و غل ہے۔ کیا حضرت قدیح آپ بھی اسی وظیفہ کے شاغل اور عامل ہوکر یکھو گے یا کہہت ہو کہ انگریزی ہندی حکومتیں غلہ باہر کو غائب غلہ نہ کریں اور جو کریں تو وہ جاری غیر نہو خیر گہہت ہیں انسی پر اپنا بھی دم ہے اور انتظام سودیشی باقی کاٹ جاری بڑی تیزی ہوشیاری سے رہے۔ کروڑوں روپیہ چندہ کا جمع کرو ولایت سے مشین منگاؤ۔ کارخانہ بناؤ۔ کپڑا۔ قتا اور اسباب فرنیچر بناؤ۔ یہ ملک جو۔ باہر

والوں کا منہ ٹوچو وغیرہ۔ میرا خیال ہے کہ انکار کر دیگے کیونکہ قدامت سے چندہ کے پرچے اڑا چندہ کی بندی کر رہے ہو کیا ہمارے لائق سمجھ ایسا ہی کہیں گے وہ بھی مجھ نادانی کیطرح جھڑا دینگے سو

سب بات چھوڑ وطنی وبدیشی مال کی یا رو کچھ اپنی فکر کرو آٹے دال کی باتیں کہیں گے۔ سب چھوڑ و بات سودیشی بیکٹ کے مال کی

وبھیا یہاں تک تو تمہید تھی۔ اب ایک مقدمہ کا عنوان بجضور لیڈران۔ رہنما و مدبران ملکی و مالکان اخبار و اُن کے کار پردازان با تعصب۔ خود پسند مع غرض ناجائز والوں سے پیرا اپنی حیثیت سے اُٹھا مقدمہ حضور میں پیش ہے جسکی کیفیت آج تک کسی دوسرے اٹھنے نے نہ لکھی نہ کہی یہ معروض اپنی شکل میں آپ ہی مثل ہو وہ یہ ہے کہ سودیشی بدیشی کا چرخا پہلے سے چلنے کا شور تھا۔ مگر تقسیم بنگال نے رحلکی بلا ہی دی جس کو خود غرضانہ اور حکومت سے مخالف بنایا کا نا اس فقرہ سے جس کو بچاروں کے بگڑنے پہلا بگڑ دیا تھا وہ فقرہ یہ ہے دجتک تقسیم بنگالہ نہ سوقت ہو سودیشی اور باقی کاٹ جاری رہے اس فقرہ نے غرض ظاہر کر دی اسی فقرہ سے دوسرے فرقے نے منہ پھیر لیا۔ یہی فقرہ قوم مقابلہ کا معجزانہ کہا جاسکتا ہے۔ جسکی تشریح شرح پھر کبھی کرینگے۔ کیونکہ میاں قدیح جیت رسید طول کلامی پر کرینگے گر منصف مزاج ہیں وہ فقرہ کہیں گے کہ من کی چٹان سے شاباشی کی پیٹھ ٹھونکیں گے اور کہیں گے برا جلی دریائے عین میں غوطہ لگا کر مقصود لایا ہے شاباش شلا رشک شد تعالے۔ طمع کا منہ کالا۔ حاسد کے کشتہ جہالت پر پڑے پالا۔ طلوع کے منہ میں نبات جو ہوں کا کوالا۔ ہمارا ہمارے یاروں کا دھلی قدیح۔ افضل الاخبار کا مذاکرے بول بالا (باقی آئندہ)

غزل مسٹر نیکل

نکالے کاش کوئی تن سے جان مضطر کو — گراں ہے ہر نفس سر و جسم لاغر کو
مرا ہوں خواہش وصل تن بدن میں ہیں — لگا ہے بت مری تربت ہیں سنگ مرمر کو
چلو خوشی سے میں دل کا رنج دور کرو — خدا کے واسطے بھولو نہ روز محشر کو
خدا کے پاس تم اگر ڈرتے ہو ساقی کو — اگر نہ آسکے کبھی میرے پاس ساغر کو
حیا و شرم ہے آنکھوں دل میں خون نقد — سوال وصل پہ بوسہ چلو چلو سر کو
مرا لیں بجز بتاں۔ قتل ہو تو بھی جائے — وہ بیچے آپ جفا کیوں نہ آپ خنجر کو
حسرتیں گر نہ۔ دنیا یہ قطع و داری — تری جزا ہے خدا و خلق بہ در کو
کیا نہ نفس نے ہر نفس گناہ کئے — بھرا ہے بم فنا خوب دامن تر کو
جمع تباہ گو خدا ز دنیا سے دورتیں ال